



♥#کہانی:#میری_پہلی_نظر_کی_محبت

#part_1

#Dont_Copy_Paste_Without_My_Permission

#خوبصورت_سہ_پیغام.....

”اف گاڑی خراب ہوگی“ ڈرائیور نے مجھے بتایا... یہ سن کر میں ذرا پریشان ہو گیا... پہلی بار پاکستان آیا... اور گاڑی خراب ہو گئی... میں اپنے جگری دوست کی شادی اٹینڈ کرنے آیا ہوں... یونیورسٹی کے بعد صرف اسکاٹپ پر ہی ہمارا رابطہ رہ گیا تھا... اسے تو گمان میں بھی نہیں گزرا ہو گا کہ میں اس کے لیے اتنی دور سے آیا ہوں... اپنے سارے کام کاج چھوڑ چھاڑ....

میں ڈرائیور کی بات سن کر کار سے اتر کر باہر کھڑا ہو گیا... سامنے مجھے ایک پارک نظر آیا... میں نے سوچا تھوڑی دیر کے لیے وہاں جا کر بیٹھ جاتا ہوں... اس خیال کے آتے ہی میں ہیڈ فونز کانوں میں لگا کر موبائل پر نظریں

جمائے چل دیا... میری نظریں موبائل پر جمی تھیں اور کانوں میں تیز آواز سے میوزک چل رہا تھا... بھی وجہ ہے کہ نہ مجھے سامنے سے کوئی آتا دیکھائی دیا... نہ سنائی.... میں اپنی مستی میں مست چل رہا تھا... دنیا سے بے خبر ہو کر.... کے اچانک کوئی سامنے سے زوردار ٹکرایا... وہ اتنی زوردار ٹکرایا تھا کہ میرا موبائل زمین پر جا گرا تھا.... میرا تو دل ہی ہل گیا تھا اپنا موبائل زمین پر گرتا ہوا دیکھ.... اوپر سے جس سے میں ٹکرایا تھا اس کے ہاتھ میں کوئی سفید چیز بھی تھی... جو ٹکرانے کے سبب میرے قیمتی کوٹ پر گر گئی تھی ساری..... میں سب سے پہلے اپنا موبائل دیکھنے کے لیے نیچے بیٹھا تھا.... بغیر اس شخص کو دیکھے جس سے میں ٹکرایا....



”ارے معاف کیجیے.... میں اپنا تعارف کرانا تو بھول ہی گیا.... میرا نام ہے {شارق}.... میں کوریا کے شہر سول کا باشندہ ہوں.... میں امیر وکیر خاندان کا

اکلوتا چشم و چراغ..... میرے والد کو ریا کے بیسٹ رائٹروں میں پانچویں نمبر پر تھے.... میں نے بھی اپنی پڑھائی مکمل کر کے کتابیں لکھنا شروع کر دیں... میں کو ریا کا دسویں نمبر کا بڑا رائٹر تھا...

میرے والد محبت کے ماننے والے بلکہ مرید کھوں تو زیادہ بھترھے اور میں اس محبت کے جذبہ سے بالکل ناواقفیت رکھتا تھا اس لیے میں اس محبت کے جذبے کے مخالف تھا.... مجھے سمجھ نہیں آتا تھا کہ کیسے کوئی کسی کو صرف ایک ہی نظر دیکھ کر محبت کر سکتا ہے.... کیسے کسی کی دنیا صرف ایک شخص کو دیکھ کر بدل سکتی ہے..... کیسے؟؟؟ مجھے لگتا تھا یہ ناولوں اور کہانیوں تک کی محدود باتیں ہیں.... لیکن پھر اس دن پاکستان میں....

جب میں نیچھے بیٹھا تو سب سے پہلے اپنا موبائل سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر الٹ پلٹ کرنے لگا.... اس کی اسکرین ٹوٹ چکی تھی اور وہ اف ہو گیا تھا... میں غصے کا

بہت تیز تھا... اپنا موبائل ٹوٹا ہوا دیکھ میں غصے سے تلملا اٹھا.... جس سے میں
ہونے headphones ٹکرایا تھا وہ مسلسل کچھ کھ رہا تھا لیکن میرے کانوں میں
کی وجہ سے مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا... میں نے سب سے پہلے غصے سے
اپنے ہیڈ فونز اپنے کانوں سے ہٹائے.... پھر اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب
نیچے کی طرف کھینچا.... اس نیت سے کہ اسے دیکھاؤں کہ اس کی لاپرواہی
کے سبب میرا قیمتی کوٹ اور موبائل خراب ہو گئے ہیں... بس... وہ لمحہ
میری آنکھوں میں رہ گیا... جب وہ نیچے بیٹھی.....

میں تو اسے تکتا سا رہ گیا.... وہ مسلسل کچھ کھ رہی تھی پر میری بد قسمتی میں
وہ پھول چنے سے محروم تھا.... کیونکہ مجھے اس کی زبان سے آشنائی نہ تھی.... بس
ایک لفظ جو سمجھ آ رہا تھا وہ تھا ”سوری“.... وہ نہایت ہی حسین و جمیل
تھی... سر پر نیٹ کا نیلے رنگ کا دوپٹا کانوں میں سفید رنگ کی جھمکیاں نیلے رنگ

کی سادھی سی فراک کالے رنگ کے چوڑی دارپاجامے میں ملبوس تھی... رنگ
برف کی طرح سفید.... چہرہ کھلتے گلاب کی مانند.... وہ تو دشمن جان تھی... ایک
ہی لمحے میں دل کی گھرائیوں میں اتر گئی.... کچھ لمحوں کے لیے میں محوسہ
ہو گیا... ایسا لگا جیسے پھلی بار کسی لڑکی کو دیکھا ہے میں نے.... وہ لمحہ میری پوری
زندگی بدل گیا... جب اس نے وہ سفید چیز جو میرے کوٹ پر گر گئی تھی صاف
کرنے کے لیے رومال آگے بڑھایا.. میں فوراً سیدھا کھڑا ہو گیا... وہ بھت شرمندہ
سی تھی.... بار بار ”سوری“ کر رہی تھی....

it's ok... میں بھی اسے بار بار کھ رہا تھا:

...no need to apologies”

پر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا... وہ پھر بھی میرا کوٹ صاف کرنے میں لگی ہوئی
تھی...

To be con.....



♥ #کہانی: #میری_پہلی_نظر_کی_محبت

♥ #حُسن_کنول

#part_2

#donot_copy_without_my_permission

#خوبصورت__پیغام.....

وہ بار بار منع کرنے باوجود میرا کوٹ صاف کرنے میں لگی رہی... اور میں دیوانوں کی طرح اسے تکتا رہا... پھر اچانک ایک چھوٹا سا بچہ آیا اور اس کا دوپٹا پکڑ کر ”ماما“ کرنے لگا.... میرا تودل ہی بیٹھ گیا یہ دیکھ... مجھے زبردست شاکٹ لگا تھا...

اس نے بچے سے کہا: ”ون منٹ... انکل کا کوٹ صاف کر دوں پھر چلتے ہیں“ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا اس نے بچے سے کیا بات کی سوائے ایک لفظ کے... وہ تھا {انکل}.... میں تو حیران رہ گیا تھا.... مجھ جیسے ہیڈ سم ڈیشنگ اور اسمارٹ لڑکے کو وہ انکل بول رہی تھی... پر میں سمجھ چکا تھا اس سے شکوہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں... اسے نہ تو انگلش آتی ہے اور نہ کورین...

بس اس نے میرا کوٹ صاف کیا اور میرے سامنے ہی اس بچے کا ہاتھ پکڑ کر چلی گئی.... میں.... میں بس دیکھتا رہ گیا.... اسے جاتا ہوا....

پاکستان سے جاتے وقت میں واپسی پر اس امید میں اسی جگہ گیا جہاں وہ دشمن جان
ٹکرائی تھی... کے شاید اس کی ایک جھلک ہی دیکھ لوں.... میں نے کون سہ پھر
کبھی پاکستان آنا تھا.... پر وہ نظر نہ آئی....

میں نے واپس کو ریا جا کر اردو زبان اون لائن سیکھنا شروع کر دی... تاکہ وہ پھول
چن سکوں جو اس کے لبوں سے ادا ہوتے تھے.... میرے سر چین کے باشندے
تھے.... ایک سال میں مجھے کافی اچھی اردو بولنا اور لکھنا آگئی تھی.... سر کا مشورہ
تھا کہ میں اردو زبان میں نیوز شو یا ڈرامے وغیرہ کبھی کبھار دیکھ لیا کروں تاکہ
اردو زبان نہ بھولوں.....

پانچ سال گزر گئے... میں اسے بھول نہ سکا.... وہ تنہائیوں کی ساتھی بن گئی تھی
میری.... شاید بھی وجہ تھی کہ میں تنہائی پسند بن گیا تھا... ویسے میں بہت غصے کا
تیز تھا پر اس سے ملنے کے بعد ”سوری“ لفظ میری کمزوری بن گیا... کوئی کتنی ہی
بڑی غلطی کرتے... اور بس ”سوری“ کا لفظ ادا کر دے... تو میں مسکراء دیتا تھا
..... پتا ہے کیوں.... کیونکہ وہ دشمن جان چھم سے میری نظروں کے سامنے
آ جاتی تھی سوری سوری کرتے ہوتے.....

اب میری کہانیاں اور کتابیں محبت کے جذبے سے لبریز ہوتی تھیں.... اس دشمن
جان کی ایک نظر کے احسان نے میری پوری زندگی بدل دی... مجھے کوریا کا نمبر
ون رائٹر بنا دیا..... مجھے بتا دیا کہ محبت زبان رنگ نسل شہر ملک سب سے پرہ
ہوتی ہے.... محبت تو بس محبت ہے

پھر ایک دن میں نے ایک شو لگایا... اس میں اس دشمن جان کو دیکھ میری آنکھیں
پھٹی کی پھٹی رہ گئیں... وہ لائف شو میں بیٹھ کر رو کر امداد مانگ رہی
تھی... مجھے اسی شو سے اس کا نام پتا چلا۔۔ اس کا نام (عروب) تھا۔۔ نام بھی اسی
کی طرح پیارا تھا... اس کا خوبصورت چہرہ مر جھایا ہوا معلوم ہو رہا تھا... اس کے
شوہر کو کینسر تھا اور آپریشن کے لیے بڑی رقم درکار تھی.... میرا دل اسے روتا
ہوا دیکھ تڑپ اٹھا... میں نے فوراً اس لائف شو میں کال ملائی... اور کھا کے
آپریشن کے سارے اخراجات میں اٹھاؤں گا...

شو والوں نے میرا نام پوچھا تو میں نے اپنا نام صرف {شارق} بتایا... اس دشمن
جان (عروب) نے اپنے لبوں سے پھلی بار میرا نام ادا کیا... میری خواہش تھی وہ
میرا نام لے.... پر اس طرح تو میں نے کبھی نہیں چاہا تھا.... آج مجھے بہت
شدت سے احساس ہوا کہ... کیا ضروری ہے کسی ضرورت مند کو لائف شو

میں بلوا کر اس سے کھنے کی۔۔۔ کے وہ پوری دنیا کے سامنے اپنے لیے آمداد مانگے؟؟؟..... کیا ضروری ہے۔۔۔ غریب کی عزت مجروح کرنے کی؟؟؟.... آج جب میرا کوئی پیارا آیا اس طرح شو میں.... تو مجھے معلوم ہوا کہ کتنا تکلیف داہ عمل ہے یہ.... کیا کسی ضرورت مند کی مدد چھپ کر نہیں کی جاسکتی؟؟ کیا ہم اس طرح مدد نہیں کر سکتے کہ ایک ہاتھ سے کریں تو دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو۔۔۔ کیا عزت رہ جاتی ہوگی ان لوگوں کی معاشرے میں۔۔۔ کس طرح جگر پارے پارے ہوتا ہو گا یہ سن کر جب کوئی انھیں دیکھ کھتا ہو گا کہ یہ تو وہ ہیں جنہوں نے شو میں امداد مانگی تھی۔۔۔۔۔ بس میں ایک بات سوچنے لگا کیا حضور نے نہیں فرمایا تھا کہ جو اپنے لئے پسند ہے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرو۔۔۔ (مفہوم حدیث)۔۔۔ کیا یہ میڈیا کی غلطی ہے؟؟؟۔۔۔ جو وہ لوگوں کو بلا کر ان کی عزت مجروح کر رہے ہیں۔۔۔ اگر میں ایک نظریے سے دیکھوں۔۔۔ تو نہیں۔۔۔ کیوں؟؟؟۔۔۔ کیونکہ ہم وہ کم ظرف لوگ ہیں جو

سامنے والے کو جب تک پوری طرح گراہوا نہ دیکھ لیں مدد کے لیے نہیں اٹھتے۔۔۔۔۔ اگر آج دشمن جان (عروب) لائف شو میں نہ آتی تو۔۔۔۔۔ مجھے تو کبھی پتہ ہی نہ چلتا۔۔۔۔۔ کے وہ اتنی تکلیف میں ہے۔۔۔۔۔ یہ تو پھر میڈیا کی اچھائی ہوئی نا۔۔۔۔۔ کے اسی میڈیا کے ذریعے میں دنیا کے دوسرے کونے میں ہونے کے باوجود اپنی دشمن جان کی مدد کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

عروب کے شوھر کا آپریشن کامیاب ہوا تھا۔۔۔۔۔ جس کے بعد اس نے مجھے خود فون کیا۔۔۔۔۔ اس کی آواز میں خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔ اور یقین مانیں اس کی خوشی سے کھنکھاتی ہوئی آواز میرے دل کو مسرت سے بھر گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ بہت شکر گزار تھی میری۔۔۔۔۔ اور میں میڈیا کا۔۔۔۔۔ جن کے شو کے سبب میں عروب کے کوئی تو کام آسکا تھا۔۔۔۔۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنے خاندان کے امیر و کبیر لوگوں سے مدد مانگی تھی مگر انھوں نے مدد نہ کی۔۔۔۔۔ لیکن شو میں جانے کے

بعد اب وہ لوگ مجھے دیکھ کہتے ہیں کہ پیسوں کی اتنی ضرورت تھی تو ہمیں بتادیا ہوتا۔۔۔ یوں ٹی۔وی پہ جا کر ہمارے خاندان کی عزت کا پوری دنیا کے سامنے مزاق بنانے کے کیا ضرورت تھی۔۔۔ میرا بڑا دل چاہتا ہے کہ ان سے کہوں کہ میں تو آئی تھی آپ لوگوں نے ہی میری مدد نہ کی۔۔ تو مجھے ہمت مجبور ہو کر یہ قدم اٹھانا پڑا۔۔ اس نے جب شکریہ ادا کر کے فون بند کر دیا۔۔ تو میں سوچنے لگا۔۔ یہ میڈیا کی غلطی نہیں ہے۔۔ کہ وہ مجبوروں اور مسکینوں کو شو میں بلوا کر امداد مانگواتے ہیں۔۔ نہ یہ امداد مانگنے والوں کی غلطی ہے۔۔۔ یہ غلطی ہے ہمارے معاشرے کی۔۔ ان خاندان کے امیر لوگوں کی جو ضرورت کے وقت منہ موڑ لیتے ہیں۔۔۔



شارق نے اس کوٹ کو آج بھی سمجھا ل کر رکھا تھا جس پر اس دشمن جان (عروب) سے کھیر گر گئی تھی۔۔ وہ اس کوٹ کو چھو کر مسکرا دیا۔۔۔ شارق کی

نظروں میں اس کا خوبصورت چہرہ گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔ "میں نے مانا کہ میری پہلی
نظر کی محبت فقط افسانہ بن گئی لیکن میرا دل بڑا مطمئن ہے کہ وہ جہاں بھی ہے
خوش ہے۔۔۔ اور میں اس کی خوشی میں خوش ہوں۔۔۔۔۔ میری نظر میں یہی
محبت ہے۔۔۔"

The End ♥

